

98110- لڑکی کے گھر والے شادی نہیں کرتے اب وہ بغیر ولی کے عرفی شادی کرنے کا سوچ رہی ہے

سوال

میں اکیس برس کی لڑکی ہوں اور میری مالی حالت بھی کمزور ہے میں ملازمت بھی نہیں کرتی، تقریباً ایک برس سے میرا انٹرنیٹ کے ذریعہ ایک نوجوان سے تعارف ہوا تو اس نے مجھ سے شادی کرنے کی فکر پیش کی، اور وہ نوجوان لڑکے اور لڑکیوں میں تعارف کی سوچ کے خلاف ہے۔ میں نے اپنی والدہ سے اس موضوع کے متعلق بات کی تو انہوں نے انکار کر دیا اور دلیل یہ دی کہ وہ معاشرتی طور پر ہم سے اوپر ہے، اس کی وجہ سے ہو سکتا ہے وہ ہم کو خیر جانے اور اس کے خاندان والے ہمیں نچلے درج کے سمجھیں۔

میں نے والدہ سے کہی بار شادی کے بارہ میں بات کی ہے لیکن وہ کہتی ہے کہ تم شادی کر کے کیا کرو گئی تم اپنے گھر میں عزت و احترام سے رہ رہی ہو!!! میں نے اس لڑکے کو بتا دیا کہ میں تم سے شادی نہیں کر سکتی اور ہم نے آپس میں رابطہ منقطع کر دیا، کچھ مہینے قبل میں نے شادی کی ایک ویب سائٹ کے ذریعہ ایک لڑکے سے تعارف کیا جو کہ پہلے بھی شادی شدہ ہے مجھے اس میں کوئی مانع نہیں لیکن میری والدہ انکار کرتی ہے اور کہتی ہے کہ وہ شادی شدہ بھی ہے اور پھر اس کی برادری اور بھیلہ بھی اور ہے۔ ہماری مالی حالت اچھی نہیں، اور ہمارا خاندانی ماحول بھی مشکل ہے، میں اس حالت سے نفیاتی طور پر تنگ آچکی ہوں، لیکن اس کے باوجود اپنے رب کا خوف اور ڈر ہے، لیکن ایک یادو بارائیے کام کی جرات کر پہنچی جس کا ذکر کرنا مناسب نہیں سمجھتی۔

جانب مولانا صاحب : میں حرام کام میں نہیں پڑنا چاہتی لیکن آخری حل یہی ہے کہ میں اس آخری شخص سے شادی کر لوں جس سے ویب سائٹ کے ذریعہ میرا تعارف ہوا ہے، وہ بھی شادی کے لیے تیار ہے، اور ہم الحمد للہ شادی پر متفق ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ : میں عرفی شادی کرنا چاہتی ہوں لیکن اس کے گواہ بھی ہوں اور عقد نکاح بھی اور مہر بھی ہو، لیکن اس کی جانب سے ولی نہ ہو اور نہ بھی میرے خاندان والوں کو علم ہو۔

کیونکہ میرے والد صاحب کمزور شخصیت کے مالک ہیں، اور بات میری والدہ کی بھی مانی جاتی ہے، اور ان اس اسی گواہوں کے علاوہ میری دو سیلیاں بھی ہیں.... کیا میں اس سے شادی کر سکتی ہوں ؟

یہ علم میں رہے کہ میری یہ عرفی شادی مستقل طور پر نہیں رہے گی بلکہ جب مناسب وقت آیا اپنے خاندان والوں کو بتا دوں گی، میں یہ شادی اس لیے کرنا چاہتی ہوں تاکہ اپنی عفت و عصمت محفوظ رکھ سکوں، کیا میرے لیے ایسا کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ولی کے بغیر نکاح نہیں ہے"

سنن ابو داود حدیث نمبر (2085) سنن ترمذی حدیث نمبر (1101) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1881) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں سے صحیح قرار دیا ہے۔

اور ایک حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس عورت نے بھی اپنے والی کی اجازت کے بغیر نکاح اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے اور اگر جھگڑا کریں تو جس کا ولی نہ ہو اس کا حاکم ولی ہے"

مسند احمد حدیث نمبر (24417) سنن ابو داؤد حدیث نمبر (2083) سنن ترمذی حدیث نمبر (1102) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (2709) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

دوم:

جب ولی اپنی ولایت میں موجود عورت کو مناسب اور برابر کے رشتہ آنے پر اس کی شادی نہ کرے جس سے وہ شادی کرنے کے رشتہ سے روک دیا، اس طرح اس کی ولایت منتقل ہو کر بعد والے عصبه مرد کو حاصل ہو جائیگی، اور پھر قاضی کو

ابن قدامہ رحمہ اللہ کستے ہیں :

عقل کا معنی یہ ہے کہ عورت کو اس کے مطالبہ پر مناسب اور کفتوں کے رشتہ سے شادی کرنے سے منع کر دینا، جبکہ دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کی رغبت رکھتے ہوں۔
معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی بہن کی ایک شخص سے شادی کر دی تو اس شخص نے میری بہن کو طلاق دے دی، اور جب اس کی عدت گزرنگی تو وہ اس سے دوبارہ شادی کرنے کے لیے آیا تو میں نے اسے کہا :

میں نے اس سے تیری شادی کی، اور تیری ابستربنایا اور تیری عزت و احترام کیا تو نے اسے طلاق دے دی اور اب اس کا دوبارہ رشتہ طلب کر رہے ہو! اللہ کی قسم وہ تیرے پاس دوبارہ بکھی نہیں لوٹ سکتی، اور اس شخص میں کوئی حرج بھی نہ تھا اور عورت بھی اس کے پاس اپس جانا چاہتی تھی۔

تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمادی :

"تم انہیں مت روکو"

تو میں نے عرض کیا : اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اب میں کرتا ہوں، تو انہوں نے اپنی بہن کی شادی اس سے کر دی "اے بخاری نے روایت کیا ہے۔
چاہے مہر مثل یا اس سے کم میں شادی کرنے کا مطالبہ کرے، امام شافعی اور ابو یوسف اور محمد رحممن اللہ کا یہی کہنا ہے۔

چنانچہ اگر عورت کسی بغیر کفتوں کے شادی کرنے کی رغبت رکھتی ہو اور ولی کسی اور کفتوں والے رشتہ سے اس کی شادی کرنا چاہتا ہو، اور جس شخص سے وہ عورت شادی کرنا چاہتی ہے اس سے شادی نہ کرے تو وہ اس کو شادی سے روکنے والا یعنی عامل شمار نہیں ہو گا۔

لیکن اگر وہ عورت کفتوں کے بغیر کسی اور شخص سے شادی کرنا چاہتی ہے تو ولی اسے اس سے منع کر سکتا ہے، تو اس صورت میں وہ عامل شمار نہیں ہو گا۔
ویکھیں : المغنی (9/383).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کستے ہیں :

"جب ولی عورت کو کسی ایسے شخص سے شادی کرنے سے منع کر دے جو دین اور اخلاق میں اس کا کفتوہ ہو تو ولایت اس کے بعد والے عصبه مردوں میں منتقل ہو جائیگی، اور اگر وہ سب اس کی شادی کرنے سے انکار کریں جیسا کہ غالب میں ہے تو یہ ولایت شرعی حاکم میں منتقل ہو جائیگی، اور شرعی حاکم اس عورت کی شادی کریگا۔

اور اگر اس تک معاملہ اور مقدمہ پہنچتا ہے اور اسے علم ہو جائے کہ اس کے اولیاء نے شادی کرنے سے منع کر دیا ہے تو اس پر اس کی شادی کرنا واجب ہے، کیونکہ جب خاص ولایت حاصل نہ ہو تو حاکم کو عام ولایت حاصل ہے۔

فقہاء رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب ولی آنے والے رشتہ کو بار بار رد کر دے اور وہ رشتہ کفتوہ بھی ہو تو اس طرح وہ فاسق بن جائیگا، اور اس کی عدالت اور ولایت ساقط ہو جائیگی، بلکہ امام احمد کے مسلک میں مشور یہ ہے کہ اس کی امامت بھی ساقط ہو جائیگی، اس لیے وہ مسلمانوں کو نماز بھی نہیں پڑھاسکتا، اور یہ معاملہ بہت خطرناک ہے۔

جیسا کہ ہم اوپر اشارہ کرچکے ہیں کہ بعض لوگ اپنی ولایت میں موجود عورت کامناسب اور کفتوہ رشتہ آنے پر رد کر دیتے ہیں، لیکن لڑکی قاضی کے پاس آ کر شادی کا مطالبہ کرنے سے شرمناک رہتی ہے، یہ فی الواقع اور حقیقت ہے، لیکن اس لڑکی کو مصلحت اور خرابی میں موازنہ کرنا چاہیے کہ کس جیز میں زیادہ خرابی پائی جاتی ہے:

کہ وہ اس طرح شادی کے بغیر ہے اور اس کا دل اس پر کٹھوں کرے اور اپنی مرضی اور خواہش و مزاج کے مطابق حکم چلانے اگر وہ بڑی ہو جائے اور نکاح کرنا چاہیے تو اس کی شادی کر دے یا پھر وہ قاضی کے پاس جا کر شادی کا مطالبہ کرے حالانکہ یہ اس کا شرعی حق بھی ہے؟

بلاشک دوسرا بدل پہلے سے بہتر ہے، وہ یہ کہ لڑکی قاضی کے پاس جا کر شادی کا مطالبہ کرے کیونکہ یہ اس کا حق ہے؛ اور اس لیے بھی کہ اس کا قاضی کے پاس جانا اور قاضی کا اس کی شادی کر دینے میں دوسرے کی بھی خیر اور بجلائی اور مصلحت پائی جاتی ہے۔

کیونکہ اس کے علاوہ ہو سکتا ہے دوسری عورت بھی اسی طرح قاضی کے پاس آجائے جیسے وہ آئی ہے، اور اس لیے بھی اس کا قاضی کے پاس آنے میں اس طرح کے لوگوں کے لیے ڈر اور روکنے کا بھی باعث ہے جو اپنی ولایت میں موجود عورتوں پر ظلم کرتے ہوئے ان کی مناسب رشتہ آنے پر شادی نہیں کرتے یعنی اس میں تین مصلحتیں پائی جاتی ہے:

پہلی مصلحت :

اس عورت کے لیے ہے جو یہ مقدمہ قاضی کے پاس لے جائے تاکہ وہ شادی کے بغیر نہ رہے۔

اور دوسری مصلحت : اس کے علاوہ دوسری عورت کے لیے دروازہ کھلے گا جو اسی انتظار میں ہے کہ کوئی مقدمہ پیش کرے اور ہم بھی جائیں۔

اور تیسری مصلحت : ان اولیاء کو روکا جاسکے گا جو اپنی بیٹیوں یا اپنی ولایت میں موجود عورتوں پر اپنی مرضی ٹھونستے ہیں اور جو چاہتے ہیں کرتے ہیں۔

اور اس میں بھی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کی بھی مصلحت پائی جاتی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص آئے جس کا دین اور اخلاق تمہیں پسند ہو تو اس کا نکاح کر دو، اگر ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں بہت زیادہ فتنہ و فساد ہو گا"

اور اسی طرح اس میں خاص مصلحت پائی جاتی ہے وہ یہ کہ اس طرح ان لوگوں کی ضرورت پوری ہو گی جو دین اور اخلاق میں کفتوہ عورتوں سے رشتہ کرنا چاہتے ہیں "انتہی مانوڈاز : فتاویٰ اسلامیہ (3) 148/3).

دوم:

آپ کوچاہیے کہ آپ اس سلسلہ میں ایسے افراد سے معاونت حاصل کریں جو آپ کے والد اور والدہ کو نصیحت کریں، اور انہیں آپ کی شادی کرنے پر تیار کریں، اور انہیں ظلم کرنے اور شادی سے روکنے کے گناہ سے ڈرائیں۔

اور آپ سے جو شخص شادی کرنے کی رغبت رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ آپ کے ولی سے آپ کا رشتہ طلب کرے، اگر وہ بغیر کسی ظاہری سبب کے انکار کر دے تو پھر آپ اپنا معاملہ قاضی کے سامنے رکھیں تاکہ وہ آپ کی شادی کا معاملہ طے کرے اور آپ کو حق حاصل نہیں کہ آپ اپنی شادی خود کر لیں، خاص کر عرفی شادی جس میں آپ کے حقوق کی کوئی ضمانت بھی نہیں ہے۔

اس طرح کی شادیوں میں خاوندوں کے لیے بہت آسان ہوتا ہے کہ وہ اپنی بیوی سے چھٹکارا حاصل کر لیتے ہیں، اور اسے چھوڑ دیتے ہیں، اور اسے پہچاننے سے بھی انکار کر دیتے ہیں اور اس کے کسی حق کا اعتراف تک نہیں کرتے، اس کے بہت سارے قسمے مشورہ بنیں، اس لیے ان قسموں سے عبرت حاصل کرنی چاہیے۔

سوم:

آپ کوچاہیے کہ آپ کسی بھی اجنبی مرد کے ساتھ انٹرنسیٹ یا کسی اور طریقہ سے تعلقات قائم کرنے سے اجتناب کریں، اور آپ یہ علم میں رکھیں کہ جو کچھ اللہ کے پاس ہے اسے حاصل کرنے کے لیے اللہ کی اطاعت ہی کرنا ہوگی، اس کے بغیر وہ حاصل نہیں ہو سکتا، اور محضیت و نافرمانی رزق اور خیر و جланی سے محروم کرنے کا بنیادی سبب ہے۔

اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ وہ آب کے والدین کو بہایت نصیب فرمائے، اور آپ کے معاملہ کو آسان کرے، اور آپ کو نیک و صاحب خاوند اور اولاد عطا کرے۔

واللہ اعلم۔